

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ | قیمت سالیانہ مع محصول ے

نمبر ۴۲ - جلد ۷ | لودیانہ ۱۶ اکتوبر ۱۸۷۹ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی

غزل

من تصنیف مسٹر جیمس امریل تخلص گل روڑکی

تو نے آپکو رکھیگا گر دلا محفوظ۔
رکھیگا تجکو ہر آفت سے بس خدا محفوظ
لگا کے دل یہاں دنیا میں مشفقوں کہیں۔
رہا ہی کاہش جانسے کوئی بھلا محفوظ
گناہ کے داغ دھبوں سے بس بجز عیسیٰ۔
جہاں میں کوئی رہا ہی نہ پارسا محفوظ
نہووے دیکھ کے نازاں کوئی یہ حسن و کمال۔
خزاں کے جور سے رہتی ہی کب فزا محفوظ
توقع جنکو ہی عیسیٰ کے گل شفاعت پر۔
عدو کی جور و ستم سے ہیں وہ سدا محفوظ

خیال

من تصنیف مسٹر جیمس امریل تخلص گل روڑکی

کیوں دکھ جیون دن یہہ بھگتا ہی نہیں یسوع تبا سورگ باس ہوتا ہی
کب ان پن گنے کے تن ہوتا ہی۔ کب گنگ جل پو تن من ہوتا ہی۔
کب بھسم رمائے سیتل تن ہوتا ہی۔ کب تیرتھی بنکے بن بن بھجن ہوتا ہی
یہہ کر کے کبھے میں اپنے کچھ بوتا ہی۔
نہیں یسوع بنا سورگ باس ہوتا ہی۔
کب ست گرو بن کہو گیان آتا ہی۔ کب گیان بنا گیانی کہلاتا ہی
کب کھائے بنا بھوک کے روگ جاتا ہی کب بنا مکت وائیک کے مکت پاتا ہی
کیوں ایسا بے سدہ جگ میں سو رہا ہی
نہیں یسوع بنا سورگ باس ہوتا ہی
کب بنا جل کے دیئے دیا برتا ہی۔ کب بنا دیا ایشر کے دکھ مرتا ہی
کب بنا پریم پربھو سے کئے سرتا ہی کب بنا بھجن کرتا کے کوئی ترتا ہی
کیوں کایا کو مل مل کے ارے دھوتا ہی۔
نہیں یسوع بنا سورگ باس ہوتا ہی۔
کب بنا پون کے بھی برچھ ہلتا ہی۔ کب رہے بنا جل بیچ کول کھلتا ہی
کب موتی بن بریلو کے گنتا ہی کب بنا ملے مارگ اُسکے ملتا ہی
کیوں گل جیوں بے جگ کے روکھ ہوتا ہی
نہیں یسوع بنا سورگ باس ہوتا ہی۔

غزل دیگر

خواہاں ہوں دل سے میں اُسی دُر یتیم کا۔
سنتی ہی بے بہا جو کہ بحر عظیم کا۔
گشتہ ہی دل میرا اُسی غنچہ شمیم کا۔
خوشبو سے جسکی چاک ہی داماں نسیم کا
تشبیہہ دوں بھلا کہو کس سے میں اُسے
فرزند پاک ہی وہ خدائے کریم کا۔
رحمت ازل سے اُسکی ہی مشہور خاص و عام۔
ممنون ہو نہ حیف جو ایسے رحیم کا۔
شافی مسیح جنکا ہی اُمیدوار وہ اغلط اُنہیں۔
کیا خوف پھر ہو کبھی عذاب الیم کا۔

نور افشاں

معرکہ کابل

اس معرکہ کی مفصل کیفیت ہمارے صفحہ اخبار تار برقی میں مندرج ہی جس سے صاف پایا جائیگا کہ ۶ اکتوبر کی لڑائی میں جو بمقام چار اسیاب ۱۲ بجے دن کے قریب شروع ہوئی تھی ہماری جرار فوج نے چاردہ کی پہاڑیوں اور بالاحصار کیجانب کے رستہ کو دشمن کے وجود نامسعود سے جو کابلی چیونٹی کیطرح قطار در قطار کھڑے تھے تین بجے تک بالکل پاک صاف کر دیا افغانی لشکر بجواس ہو کر بیحد نقصان کے ساتھہ تتر بتر ہو گیا اور اُنکے ۹ جھنڈوں میں سے ۲ اور بیشمار پہاڑی اتواب میں سے ۱۲ توپیں ہمارے ہاتھہ آئیں رات تک دھاوا جاری رہا اور نواح کابل کے کارآمد ٹیلوں پر قبضہ ہو گیا - ۱۰ کو مخالف لوگ خوف زدہ ہو کر خود بخود ۷۰ ضرب اتواب بمقام شیر پور چھوڑ کر بھاگ گئے اور ۱۱ کو جنرل بیکر صاحب نے سات ہزار آدمیکو بینی حصار کے نواح سے نکالکر ۳۰ توپیں اُنکی چھین لیں - غرض ہر روز ہماری فتح ہی اور دشمن کی شکست پر شکست اور گو ہماری یہہ متواتر فتوحات کچھ نہ کچھ نقصان کے بغیر نہیں ہوتیں اور نہ شہر میں بلا قدرے قلیل اور روک ٹوک کے یکایکی داخل ہونا اور بغرض انتقام کابل اور بالاحصار کا یکلخت اوڑا کر خاکسیاہ کر دینا آسان سمجھا جاتا ہی تاہم ہماری جانباز اور انتقام کی پیاسی سپاہ ذرا بھی پرواہ نہیں کرتی اور جو سبق کابل کے وحشیوں کو سکھانا مدعا تھا شروع کر دیا گیا ہی - اب ہمکو بخوبی ثابت ہو گیا ہی کہ اُس جاہل قوم نے ایک ہی مقابلہ میں دبدبہ قیصری کی زبردست طاقت اچھی طرح دیکھہ لی ہی چنانچہ خوانین چاردہ نے پہلے ہی روز مقابلہ بیفائدہ سمجھکر بغرض اطاعت جنرل رابرٹس صاحب کے حضور اپنی حاضری اور جان بخشی کی عرضی بھیجدی تھی سو اُمید ہی کہ باقی قومیں بھی اسیطرح اُنہیں کے نمونہ پر چلینگی اور بہت جلد وحشیان کابل ہاتھہ باندھ اور مونہہ میں گھاس لے سرکار انگریزی کی اطاعت قبول کرینگے یہہ سب کچھ ہوگا اور یقین ہی کہ بہت جلد ہوگا کابل اور بالاحصار کھنڈرات بنکر دنیا کی تاریخ میں انگریزی سفارت کی قتل کا یادگار رہیگا* اور آئندہ کے لئے قندھار دار السلطنت قرار دیا جائیگا مگر دیکھا چاہئے پیچھے سے ہماری گورنمنٹ کی پالسی اُس ملک کی نسبت کیا ہوتی ہی +

معاملات افغانستان اب اُس ڈھنگ پر نہیں رہے جیسے کہ پہلے سال تھے - اُسوقت ہماری لشکر کشی محض امیر شیر علی کو سزا دینے کیواسطے تھی اور باقی لوگوں سے بشرط مطیع رہنے کے کچھہ سروکار نہ تھا بلکہ اُن سب کی جان و مال رتبہ اور منزلت کی بحالی اور حفاظت کا عام اشتہار دیا گیا تھا اور اب کی لشکر کشی بخلاف اُسکے خاص اُس رعایا اور خوانین اور لشکریوں سے ہی جنکی آنکھوں میں جہالت کی تاریکی چھا گئی اور وہ دبدبہ قیصری کو پورا پورا نہ دیکھہ سکے - پہلی لشکر کشی میں یعقوب اُسطرف تھا اور ظاہرا کابل کا حکمران اور حال کی لشکر کشی میں وہ ہمارے قافلہ کے ساتھہ ہی اور کابل سے مخرج - ہماری پہلی لشکر کشی میں وہ سفارت انگریزی کی مال و جان کی حفاظت کا بیڑا اُٹھا کر اُسکو اپنے ساتھہ کابل میں لے گیا تھا اور اب آپ ہماری پناہ میں سر دئیے ہوئے ہی اور ایسا ہمت ہارا ہوا ہی کہ ہم ہی اگر چاہیں تو تخت کابل اُسکو دلاکر آئندہ اُسپر قایم رکھہ سکتے ہیں ورنہ نہیں - سو جب یہہ حالت ہی تو بیشک ہماری سرکار کے لئے ایک دوسرا شاہ شجاع پیدا ہوا ہی جسکی رفاقت اگر بدقسمتی کا نتیج نہیں تو دقت کا باعث ضرور ہی اسوقت اگر یعقوب خان مفسد لشکر کا سرگروہ بنکر ہماری مخالفت میں ہوتا تو کیا بہ نسبت اس امر کے کہ ہم اُسکو ایک کمزور حالت میں مسند نشین کرنے جاتے ہیں زیادہ آسان نہ ہوتا - بیشک ہوتا - کیونکہ اُس حالت میں ہمارا کام صرف کابلی باغیوں کو سزا دینا اور ایشیا میں اپنی قیصری فتوحات کا شہرہ پھیلانا ہوتا اور بس باقی وہاں پر سکونت رکھنا یا نہ رکھنا ہمارے اختیار میں ہوتا اور اب وہ جو ہمارے دامن آ لگا ہی اور ہمپر فرض ہو گیا ہی کہ اُسکو پھر مسند افغانستان پر بیٹھاویں تو پھر اُنکو اُن لوگوں کے درمیان چھوڑ کر چلے آنا جو اُس سے الگ ہو کر ہماری مخالفت میں رہتے ہیں اور شاید ہماری رفاقت کے سبب اُسکے بھی بدخواہ ہیں ویسا ہی مشکل ہوگا جیسا اُسکی امداد کے لئے سنہ ۳۹ کی طرح ایک بھاری فوج کا اپنی طرف سے کابل میں رکھنا اور اُسکا صرف کثیر بیچاری ہندوستان کے ذمہ ڈالنا - دو گونہ رنج و عذاب است جان مجنون را - بلائے صحبت لیلی و فرقت لیلی +

ہمکو گمان ہی کہ ہمارے جنرل رابرٹس صاحب کو ضرور اس مقدمہ میں بڑا تردد درپیش ہوگا اور ایک ایسے پولیٹیکل افسر کی امداد کا محتاج جو اس عقدہ کو خاطر خواہ طور پر حل کر دکھلائے سو دیکھیں انگریزی مشہور حکمت عملی اِس بارہ میں کیا تدبیر نکالتی ہی +

۱۲ و ۱۳ - اکتوبر کی تار خبروں سے معلوم ہوا کہ ہماری فوج نے کابل کو فتح کر لیا ہی اور شاہی جھنڈا انگلینڈ کابل کے بڑے دروازے پر کھڑا کیا گیا ہی +

* اب سنا جاتا ہی کہ جنرل رابرٹس صاحب بالاحصار میں داخل ہو چکے ہیں

بقیہ محمدی دین خدا کی طرف سے ہی یا نہیں

پھر لکھا ہے کہ یہودی عُزیر کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں یہودی اور اُن کی کتابیں آج تک موجود ہیں پر نہ تو کسی یہودی نے کہا کہ عُزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نہ کہیں اُنکی کتابوں میں ایسا لکھا ہے۔ بالفرض اگر کسی نادان یہودی نے کہا بھی تو کیا یہہ تہمت سب پر عاید ہونے سے خدا کی صداقت بزرگی باقی ہے۔ پھر ناصریوں کی بابت لکھا ہے کہ وے تین خدا کہتے ہیں اور اہل اسلام اکثر یہہ بات عیسائیوں کے حق میں ثابت کرتے ہیں لیکن شروع سے آجتک عیسائیوں نے نہ تو یہہ بات کہی اور نہ کبھی لکھی اور نہ کبھی کہینگے اِس لئے کہ اُن کی کتابوں میں صاف لکھا ہے کہ خدا واحد ہے۔ اِسی طرح وہ بات بھی کہ اگلے کتاب والے قرآن کو کلام اللہ جانتے ہیں پر اُنہوں نے برخلاف اِس کے شروع سے آجتک اُسکی صداقت کا انکار کیا کیونکہ قرآن اور اُن کی کتابوں میں ایسا اختلاف ہے کہ وے قرآن کو یقین نہیں کر سکتے ہیں اب غور کرنے کی جگہہ ہے کہ ایسی باتوں کے بیان کرنے سے خدا کی صداقت بزرگی باقی ہے یا اِن باتوں سے جو حدیث میں لکھی ہیں کہ بعضے وقت جھوٹھ بولنا بھی فرض وواجب ہے خدا کی صداقت اُس کی شان میں راست آتی ہے کیا خدا قادر مطلق نہیں کہ اپنے بندوں کو بچا سکے کیا میرا جھوٹھ بولنا اُس سے زبردست وزور آور ہے +

پھر قرآن وحدیث میں اِن صفتوں کا بیان کہ خدا واحد اور قادر مطلق ہے اچھی طرح لکھا ہے اِسی طرح سب صفتوں کا بیان جو عقل سے علاقہ رکھتی ہیں لیکن اِن کو رومی اور یونانی فیلسوفوں نے جو بُت پرست تھے اچھی طرح بیان کیا پر اِن سے اور گناہوں کی معافی سے کیا علاقہ ہے +

آخری صفت یعنے یہہ کہ خدا غیر متغیر ہے اِس کا بیان بھی قرآن وحدیث واہل اسلام کے عقیدے میں درستی کے ساتھ ہے لیکن اُن ہی کتابوں سے یہہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا ایک آیت سے دوسری کو رد کرتا اور ایک حکم سے دوسرے کو مٹاتا ہے اور یہہ کہ خدا نے بارہا اپنے ارادے کو بدلا غرض کہ تمام صفات الٰہی کا بیان اور ذکر قرآن شریف وحدیث لطیف میں مندرج ہے لیکن غور کیا چاہئے کہ اِس بیان سے جیسا اُن کتابوں میں مندرج ہے خدا کی صفتیں بزرگی باقی ہیں یا نہیں اگر نہیں تو کیا دین حق اِن میں موجود ہے +

اوپر کے نشانوں کے مطابق ضرور ہے کہ سچے دین میں دنیا اور آدمی کی پیدائش اور اُس کی پیدائش کی وجہ کا ذکر جو کچھ ہو سو ایسے طور پر کہ اُس میں خدا کی صفتوں کا ثبوت اور ظہور بھی پایا جائے سو اب ہم اِسبات پر سوال کرتے ہیں کہ سب چیزوں کا خالق کون ہے اور کس واسطے اُسنے اُنہیں پیدا کیا +

قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے دنیا کو اور جو کچھ اُسمیں ہے اپنی قدرت سے چھہ دن میں پیدا کیا اور آدمی کو مٹی اور پانی سے بنایا۔ حدیث میں آدمی کے قد کا بیان لکھا ہے کہ خدا نے اُسکو ساٹھ گز لمبا اور سات گز چوڑا بنایا اِسکے سوا حدیث میں آدمی کی پیدائش کی بابت اور بھی بہت باتیں ہیں جنکا ذکر کرنا کچھ فایدہ نہیں اِس لئے ہم اُنکو چھوڑ کر سوال کرتے ہیں کہ اِن کتابوں کے موافق خدا نے آدمی کی جان کو کیسا بنایا اور جیسا اُس نے بنایا ویسے ہی آجتک ہے یا اُس کی روحانی حالت میں کچھ فرق آیا +

اِن کتابوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ نے آدمی کو جیسا بنایا ویسے ہی آجتک ہے اور اُس کی روحانی حالت تبدیل نہیں ہوئی کیونکہ آدمی خدا کی رضا کے موافق پیدا ہوا اور اُس کے سارے کام جو ہر زمانے میں ظاہر ہوتے ازل ہی میں خدا کی قدیم مستقل مشیت کے موافق ٹھہرائے گئے قرآن میں لکھا ہے کہ آدم نے گناہ کیا اِس سبب سے بہشت سے خارج ہوا لیکن اِس سے اُس کا مزاج نہیں بدلا بلکہ جیوں کا تیوں رہا اور اُس کی عقل وخواہش جیسی پہلے تھی ویسی ہی رہی کیونکہ خدا نے آدمی کی معرفت وجہالت ایمانداری وبے ایمانی سب کچھ پیدائش سے پیشتر ہی مقرر کیا ایسا کہ آدمی کے دل کی تاریکی بدی مصیبت بیماری وموت گناہ کا پھل نہیں بلکہ یہہ سب خدا کی قدیم رضا کے موافق ہے اِسکے موافق قرآن میں بھی لکھا ہے کہ خدا نے آدمی کو کمزور بنایا۔ سورہ نساء ۲۸ آیت خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا۔ یعنے اِنسان بنا ہے کمزور۔ پھر جی کا کچا چنانچہ لکھا ہے سورہ معارج ۱۹ آیت اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ ھَلُوْعًا۔ تحقیق آدمی بنایا ہے جی کا کچا۔ پھر لکھا ہے شتابی بنایا سورہ انبیاء ۳۷ آیت۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ۔ بنایا ہے آدمی شتابی کا۔ پھر مرنے والا اور فانی چنانچہ لکھا ہے سورہ توبہ ۱۱۶ آیت سورہ حجر ۲۳ آیت سورہ ملک ۲ آیت۔ اِنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَ اِنَّا لَنَحْنُ نُحْیِیْ وَنُمِیْتُ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ اللہ جو ہے اُسی کی آسمان وزمین میں سلطنت ہے جلاتا اور مارتا ہے جلاتے اور مارتے ہم ہی ہیں جس نے

مرنا اور جینا بنا یا حدیث سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہی کہ خدا نے آدمی کو جیسا اب ہی ویسے ہی پیدا کیا اور ایک ہی مٹی سے گنہگار اور دیندار دونوں کو بنایا چنانچہ حیات القلوب میں لکھا ہی کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا + - باقی آئندہ

مراسلات

اشتہار عام

بخدمت شریف صاحبان پیروی محمد والا شان التماس یہہ ہی کہ یہہ فقیر وحقیر قاری حافظ احمد علی شاہ خیرخواہ برادران اہل اسلام دعوت عام دیتا ہی کہ دین مسیحی میں راہ نجات خداوند مسیح کے وسیلہ سے کھلی ہی اور مذہب محمدیہ میں راہ نجات بند ہی اسلئے بندہ دین مسیحی کو قبول کرتا ہی اور مذہب اسلامیہ کو ترک کرتا ہی پس اسلئے میری بڑی آرزو ومنت ہی کہ آپ خدا دوست و خدا ترس لوگ بھی راہ نجات کو قبول کریں اور ہمیشہ کی زندگی ونجات سرمدی کو خداوند مسیح کے وسیلہ سے حاصل کریں اسکا سبب وثبوت ذیل میں عرض کیا جاتا ہی +

ثبوت یہہ ہی
(سبب ترک کرنے مذہب محمدیہ کے)

اوّل یہہ کہ محمد صاحب پیشنگوئی کا نبی نہیں چنانچہ اگلی کتابوں یعنے توریت وانجیل وزبور اور صحایف انبیاء میں کوئی سند نہیں +

دوئیم قرآن سے ثابت ہی کہ محمد صاحب سے کوئی معجزا بھی نہیں دیکھو اسکا ثبوت سورہ عنکبوت وسورہ انعام اور سورہ بنی اسرائیل میں تو صاف کھلا کھلی انکار ہی - کہ مَا مَنَعَنَا اَنْ نُرْسِلَ بِالْاٰیَاتِ اَنْ کَذَّبَ بِھَا الْاَوَّلُوْنَ +

سیوم محمد صاحب سے کوئی پیشنگوئی بھی نہیں ہوئی دیکھو سورہ طلاق - لاتدری وغیرہ +

چہارم محمد صاحب نجات دینے والا نہیں دیکھو سورۃ السجدہ اور سورہ ملک وسورہ نجم وسورہ رعد وسورہ یونس وسورہ زُمر اور سورہ البقر میں یوں مرقوم ہی من ذالذی یشفع وغیرہ +

پنجم محمد صاحب خود گنہگار ہیں پس وہ اوروں کو کیونکر نجات دیسکتے ہیں دیکھو سورہ مومن کو وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وغیرہ اور دیکھو سورہ النفال وسورہ الفتح وسورہ الضحےٰ کو +

سبب قبول کرنے دین مسیحیہ کے

اوّل یہہ کہ خداوند مسیح کے لئے پیشنگوئی ہوئیں کثرت دیکھو توریت کتاب پیدائش کی ۳ باب ۱۵ آیت اور میں تیرے اور عورت کے اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالونگا وہ تیرے سر کو کچلیگی اور تو اسکی ایڑی کو کاٹیگا - دیکھو انجیل شریف میں پوری ہوئی یہہ پیشنگوئی مکتوب گلتیوں کا ۴ باب ۴ آیت پر جب وقت پورا ہوا تب خداوند نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا اور شریعت کی تابع ہوا - اور اسی کتاب کے ۴۹ باب ۱۰ آیت یہودہ سے ریاست کا عصا جدا نہ ہوگا اور نہ حاکم اُسکے پاؤنکے درمیان سے جاتا رہیگا جب تک کہ سیلا نہ آوے - پوری ہوئی دیکھو یہودی سلطنت نہیں ہی اور دیکھو مکاشفات کی کتاب کا ۵ باب ۵ سے ۱۰ آیت تک اور پیشنگوئی ہوئی دیکھو استثنا ۱۸ باب ۱۵ سے ۱۹ آیت خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کریگا تم اُسکی طرف کان دھریو وغیرہ پوری ہوئی یہہ بھی پیشنگوئی دیکھو مقدس یوحنا کی انجیل ۱ باب ۴۵ آیت موسیٰ نے توریت میں اور نبیوں نے ذکر کیا ہی ہم نے اُسے پایا اور دیکھو رسولوں کے اعمال کی کتاب کا ۳ باب ۲۲ آیت - پھر حضرت داؤد کی کتاب زبور شریف میں تمام پیشنگوئی بھری پڑی ہیں چنانچہ دو ایک مقام واسطے سند کے پیش کئے جاتے ہیں دیکھو زبور ۱۶ باب ۱۰ آیت کہ تو میری جانکو قبر میں رہنے نہ دیگا اور تو اپنے قدوس کو سڑنے نہ دیگا دیکھو پوری ہوئی یہہ بھی پیشنگوئی دیکھو اعمال کی کتاب ۲ باب ۲۲ سے ۲۹ آیت تک اور دیکھو جو پیشنگوئی ہوئی - یشعیاہ نبی کی کتاب ۷ باب ۱۴ آیت اور ۹ باب ۶ آیت دیکھو پوری ہوئی مقدس متی کی انجیل ۱ باب ۲۳ آیت اب بسبب طوالت زیادہ نہیں عرض کیا جاتا اور بھی دیکھو جو پیشنگوئی ہوئیں مختصر میں حضرت دانیئل نبی کی کتاب کا ۹ باب ۲۴ سے آخر تک میکہ نبی کی کتاب کا ۵ باب ۲ آیت زبور ۲۲ وان ۶ و ۷ و ۸ آیت وغیرہ +

دوئیم خداوند مسیح سے ایسے معجزے ہوئے کہ ویسے اور کسی سے نہوے دیکھو اوّل اسکا ثبوت قرآن ہی میں موجود ومسطور ہی اور وہ ایک تو ایسی گواہی خوب ہی دیکھو سورہ آل عمران وسورہ مائیدہ وسورہ مریم وغیرہ بھرے پڑے ہیں اور دیکھو مقدس متی کی انجیل ۸ و ۹ و ۱۴ و ۱۵ بابونکو اور مقدس مرقس ۲ و ۳ و ۵ باب کو اور مقدس لوقا ۷ و ۸ و ۹ باب کو اور مقدس یوحنا کی انجیل ۹ و ۱۱ باب کو -

سوئیم خداوند مسیح سے پیشنگوئی بھی ہوئیں دیکھو مقدس متی کی



انجیل ۲ باب ۱۲ آیت اور ۳ باب ۱۰ آیت اور اعمال ۳ باب ۳۰ و ۳۱ آیت چہارم خداوند مسیح نجات دینیوالا ہے دیکھو اوّل اُسکا نام ہی الیسا ہی جسکے معنے نجات دینیوالا ہے دیکھو اعمال ۴ باب ۱۲ آیت اور کہ سب نبی اُسپر گواہی دیتے ہیں دیکھو اعمال ۱۰ باب ۴۳ آیت ✽ پنجم اُس سے کوئی گناہ بھی نہیں ہوا اور نہ اُس میں کوئی گناہ ہے دیکھو مقدس یوحنا کی انجیل کا ۸ باب ۴۶ آیت ✽

پس واضح رائے شریف خاطر ہووے کہ بندہ ساتھہ دعا کے اُس پرچہ کو ختم کرتا ہے۔ خدائے واحد و قادر مطلق اپنا فضل و کرم کرے اور ہمارے تمام برادران اہل اسلام کو راہِ راست پر لاوے یہہ میری دعا بخلوص دل برادران اہل اسلام کے لئے خدا تعالیٰ کی درگاہ اقدس مقدس میں ہے اور اِس سے آپ روشن ضمیر کو معلوم ہوگا کہ یہہ بندہ فقیر و حقیر قاری حافظ احمد علی شاہ محض بنظرِ شفقت و برادرانہ محبت کے آپ لوگونکی خدمت شریف میں عرض و پرداز کرتا ہے نہ بباعث دل شکنی۔ خداوند تعالیٰ گواہ ہے۔ اور یہہ بھی واضح رہے کہ بندہ نے مذہب محمدیہ کو اچھے اچھے علما و فضلہ کی سنگت و صحبت سے تفتیش و تشخیص کی اور کسی سے تشفی و تسلی کامل نہوئی بجز علمائے دین مسیحی کے اور قاضی ولی محمد صاحب کہ جنھوں نے اپنا نام بدل کر سراج الدین احمد واعظ رد نصارہ رکھا پس بندہ اُنکا وعظ سننے کو نہایت مشتاق تھا مگر جب حضرت کا وعظ سنا تو محض واہیات و خرافات بکتے پھرتے ہیں اُنکو نہ علم نہ عقل نہ دانائی کیونکہ مسیحیوں کی اُن رسم و رسومات کا آپ بیان کرتے پھرتے ہیں جنکا دین مسیحی سے تعرض و تعلق نہیں مثلاً کھڑے ہوکے پیشاب کرنا وغیرہ غرض وے دونوں مذہب یعنے محمدی و مسیحی کی ہجو کرتے ہیں اور یہاں کے ایک اچھے مولوی صاحب سے اُنکی بابت یہہ کلمہ سنا گیا کہ وہ محض بیوقوف و پاگل ہے اور حقیقت حال بھی اُنکا یہانپر معلوم ہوا کہ حضرت ولی محمد صاحب اوائل میں مسیحی ہونے کو بالکل طیار تھے جناب فیضمآب مولوی سید سفدر علی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر صاحب و منشی قاسم الدین خانصاحب کے ساتھہ اور روز مقررہ اصطباغ کے وہ واپس ہوگئے بباعث قرض دنیاوی کے اور ہنوز شاید ادا نہیں ہوا اُمید ہے کہ جب جناب کا قرض دنیاوی ادا ہوجاویگا تب ضرور دین مسیحی کو قبول فرماوینگے خداوند جلد اُنکا قرض دونوں جہان کا ادا کرے آمین۔ اطلاع عام ہے کہ بندہ ۵ ماہ اکتوبر ۱۸۷۹ء کو اصطباغ پائیگا۔ العبد قاری حافظ احمد علی شاہ متوطن شجاع آباد ضلع ملتان نووارد جبلپور معروضہ ۲ ماہ مذکورہ ۱۸۷۹ء ✽

اخبارات تار برقی

لنڈن ۷ اکتوبر۔ ٹائمز نامے اخبار میں ایک فقرہ اِس مضمون کا چھپا ہے کہ محکمہ وزیر ہند نے محکمہ امیر البحر سے درخواست کی ہے کہ رنگون کی حفاظت کے واسطے فوج کافی اُس جگہہ تعینات کیجائے ✦

شملہ ۸ اکتوبر۔ رجمٹ ہائے پیادگان مدراس نمبر ۱۳۔ میانمیر کو اور نمبر ۲۷ کانپور کو آرہی ہیں۔ مدراس کی سفرمینا کی دو کمپنیوں کو پشاور جانیکا حکم ہوا ہے کپتان گریم صاحب متعلق رجمٹ نمبر ۶۳ میجر ہالور صاحب کی جگہہ کام کرینگے ✦

سر جن ڈمبلٹن صاحبنے ۷ اکتوبر کو علی خیل میں خود گولی سے ہلاک کیا ✦ کچھہ عرصہ میں حضرت موصوف مرض مالیخولیا میں مبتلا تھے ✦

جنرل رابرٹس صاحب کے پاس سے کوئی خبر نہیں آئی۔ خبر آئی ہے کہ تار برقی کاٹ ڈالا گیا ہے ✦

جس غلاصی نے سوٹر صاحب پریسڈنسی مجسٹریٹ پر حملہ ظالمانہ کیا تھا اُسکو دورہ سپرد کیا گیا ✦

شملہ ۱۴ اکتوبر۔ اُن خبروں سے جو سرکاری خبروں سے علیحدہ آتی ہیں معلوم ہوا کہ انگریزی فوج بالاحصار میں داخل ہوگئی مگر ابھی داخل ہونیکی مفصل کیفیت معلوم نہیں ہوئی ✽

جنرل رابرٹس صاحب نے مقام چارا سیہ سے براہ شتر گردن پیغام تار برقی مندرجہ ذیل بھیجا ہے ✦

چارا سیہ۔ ۶۔ اکتوبر۔ وقت ۸ بجے شب۔ آج علی الصباح جن جماعت ہائے سپاہیان کو کابل کی تمام سڑک نیز گرد آوری کے واسطے بھیجا گیا تھا اُنہوں نے رپورٹ کی کہ دشمن بڑے زور کے ساتھہ شہر کی سمت سے آرہا ہے۔ جماعت ہائے مذکور واپس آگئیں۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد اُن اُنچی پہاڑیوں پر جو درمیان چارا سیہ اور کابل کے حائل ہیں سپاہی اور شہر کے لوگ آپہونچے اور غلزئیوں کی جماعتیں اُن پہاڑیوں پر نمودار ہوئیں جو ہمارے کمپ کے دونوں پہلوؤں پر ہیں۔ اور یہہ خبریں آئیں کہ زاہد آباد کی سڑک پر دشمن کی طرف سے خطرہ ہے اِس سڑک سے جنرل میکفرسن صاحب ایک بڑے گروہ محافظان ذخایر و سامان جنگ احتیاطی کے ساتھہ بڑھے ہوئے آتے تھے میکفرسن صاحب دشمن کی طرف سے متنبہہ کیا گیا اور کسیقدر رسالہ بھیجکر اُنکی مدد کی گئی۔ یہہ امر نہایت ضروری تھا کہ دشمن کے سامھنے جو پہاڑیاں تھیں اُنپر تسلط کر لیا جائے۔ یہہ بڑا مشکل کام جنرل بیکر صاحب کی تفویض کیا گیا جنکو اُنہوں نے نہایت عمدگی کے ساتھہ تکمیل کو پہونچایا جنرل موصوف نے ایک گروہ زیر حکم میجر وہایٹ صاحب متعلق رجمٹ ہائیلنڈرز نمبر ۹۲ کے روانہ کیا جو ایک بازو رجمٹ مذکور اور تین

ضرب توپ جی - ۲ توپخانہ شاہی اور ایکسو سپاہیان رجمٹ پایونیران نمبر ۲۳ - اور ۲ دستہ رسالہ پنجاب نمبرہ سے مرتب کیا گیا تھا تاکہ گھاٹی کے داہنی طرف سے آگے بڑھیں - بعد مقابلہ سخت کے میجر وہائٹ صاحب کامیاب ہوئے اور دشمن کو پہاڑی سے بھگا دیا اور کسیقدر زیادہ دن آنے پر ۱۲ ضرب توپ پر قبضہ کر لیا - ہماری طرف سے تین سپاہی رجمٹ ہائیلینڈران کے قتل ہوئے اور ۲ زخمی اور ایک سوار رسالہ پنجاب نمبرہ کا قتل ہوا اور دو مجروح ہوئے - اور ایک آدمی رجمٹ لانسرز نمبر ۹ کا مجروح ہوا - جنرل بیکر صاحب نے رجمٹ ہائیلنڈران نمبر ۷۲ و بازوئے گورکھان نمبرہ و ایکسو سپاہیان رجمٹ پیادگان دیسی پنجاب نمبرہ اور باقی رجمٹ پایونیران نمبر ۲۳ اور چار ضرب توپ کوہستانی باٹری نمبر ۲ اور دو ضرب توپ گاٹلنگ کے ساتھ بائیں طرف حرکت کی اور جھٹ پٹ بڑے زور شور کے ساتھ دشمن کے ساتھ ہنگامہ آرا ہوگئے وہ رپورٹ کرتے ہیں کہ سپاہی نہایت خوبی کے ساتھ آگے بڑھے اور بہادرانہ طریق کے ساتھ یکے بعد دیگرے ہر ایک پہاڑی کو فتح کرتے چلے گئے - ہماری طرف سے کپتان ینگ صاحب متعلق پیادگان پنجاب نمبرہ اور ڈاکٹر ڈکمن صاحب متعلق رجمٹ نمبر ۲۳ اور لفٹنٹ فرگسن صاحب متعلق رجمٹ نمبر ۷۲ مجروح ہوئے اور تقریبًا ۲۰ سپاہی مقتول و مجروح ہوئے - دشمن کی طرف معلوم نہیں کسقدر نقصان ہوا مگر قیاس کیا جاتا ہے کہ بہت زیادہ ہوا ہوگا - دشمن لوگ بڑی بے ترتیبی کے ساتھ بھاگے اور دو جھنڈیاں چھوڑ گئے - ہم نے بڑے مضبوط پکٹ پہرے بٹھا دئے ہیں کیونکہ غلزئی لوگ بہ تعداد کثیر قرب و جوار میں موجود ہیں - مگر مجھے اُمید ہے کہ ہم کل کوچ کر کے کابل سے تھوڑے ہی فاصلہ کے اندر پہونچ جائینگے ❊

امیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ بالاحصار اب ایسے لوگوں کے قبضہ میں نہیں رہا ہے جن پر وہ اعتماد کر سکتے ہوں - امیر صاحب کے عیال و اطفال شہر کے اندر چلے گئے ہیں - رئیسان چاردہ نے جو کابل کا ایک بیرونی حصہ ہے میرے سلام کے واسطے حاضر ہونے کی اجازت چاہی ہے - باقی لوگ بھی غالبًا اُنکی پیروی کرینگے - مجھے اُمید واثق ہے کہ اب جبکہ لوگ دیکھ لینگے کہ مقابلہ کرنا بے سود ہے ملک میں امن ہو جائیگا اور لوگ اطاعت قبول کرینگے - مگر فی الحال شہر اور عمومًا ملک میں بڑا جوش ہو رہا ہے - آج تمام فوجی سگنالرون نے زیر ہدایت کپتان سٹرائین صاحب متعلق رجمٹ نمبر ۹۲ کے مجھے بہت ہی بڑی مدد دی ❊

بمبئی - ۹ اکتوبر - ٹائمس آف انڈیا میں لکھا ہے کہ بہہ وجوہ غالب معلوم ہوتا ہے کہ توپخانہ کی تین باڑیاں جو ہندوستان کو آتی ہیں بمبئی میں پہونچتے ہی رنگون کو بھیجی جائینگی ❊

وائنا ۸ اکتوبر - آج قیصر آسٹریا نے ہنگری کے مجلس واضعان قوانین کو کھولا اور اپنے اسپیچ میں بیان کیا کہ سلطنت آسٹریا و ہنگری کے تعلقات ممالک غیر کے ساتھ دوستانہ ہیں ❊

لنڈن ۹ اکتوبر - محکمہ تجارت کے نقشجات برآمد مال بابت گذشتہ سے ترقی میں معلوم ہوتی ہیں اخبار ٹائمس میں ڈاکٹر برڈوڈ صاحب کی طرف سے ایک یادداشت باجازت جناب وزیر ہند بجواب اُس مخالفت کے چھپی ہے جو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے برڈوڈ صاحب کے اُس رسالہ کی نسبت کی تھی جو صاحب موصوف نے پیرس کی نمایش گاہ میں اشیائے نمایش مرسلہ ہند کے باب میں لکھا تھا ❊

شملہ - ۷ اکتوبر - منڈالی سے کرنل برون صاحب کی روانگی کے وقت سے جو اگست کے آخیر میں ہوئی تھی افسران سرکار انگریزی باقیماندگان منڈالی کی حالت کی نسبت جو خبریں آتی رہی ہیں وہ روز بروز کمتر قابل اطمینان ہوتی گئی ہیں بعض صورتوں میں تو افسران برہما کا چلن بالارادہ بے لحاظی کی حد تک پہونچ گیا ہے - بوجہ شاہ برہما و اہل دربار کی مزاج اور خفیہ نگرانی کی جس نے ریذیڈنسی کو بالکل تنہا کر دیا تھا نہ صرف بہی امر نا ممکن ہو گیا کہ ظاہری مراسم تعلقات ملکی جاری رہیں بلکہ مقاصد سرکار انگریزی واقع منڈالی کے متعلق روزمرہ کے ضابطہ کی کارروائی بھی نہیں جاری رہ سکتی ❊ علاوہ اُن حالات کے بوجہ اُن وحشیانہ کارروائیوں کے جو محل شاہی میں برابر جاری ہیں اور جنکی شاہ صاحب نے ضابطہ کے طور مخالفت کی تھی اور بوجہ تدریج اہل دربار مخالفان سرکار انگریزی کی طاقت بڑھ جانے کی سرکار انگریزی کے وکیل کا دربار منڈالی میں رکھنا نہ صرف بیکار ہی ہو گیا ہے بلکہ امر واقع میں بے سود ہے - اسلئے گورنمنٹ ہند نے مسٹر سینٹ بارب صاحب کو یہہ ہدایت کرنے کی تجویز کر دی کہ جلد موقعہ پاکر تمام ملازمان سرکار انگریزی و سپاہیان سرکاب کو واپس لے آوے - اسلئے اُنہوں نے ۷ اکتوبر کو ایک دخانی جہاز پر سوار ہو کر منڈالی سے کوچ کیا - روانگی کے وقت کسی نے انکو دق نہیں کیا ❊ منڈالی میں بالکل امن ہے - باہمو میں منڈالی کی رعایا نے سرکار انگریزی کو اطلاع مناسب بھیجدی تھی ❊

بنیی حصار - ۱۰ اکتوبر ۱/۲ ۲ بجے شام - دشمنوں نے شیرپور میں ۷۶ ضرب توپ چھوڑ راہ فرار لی - مگر دشمنوں نے ایک پہاڑی موسومہ رسیک پر بڑی مضبوطی

کے ساتھہ قیام کیا ہی- اور ہماری فوج اُنپر حملہ کرنیکو طیار ہی +

بینی حصار بوقت شام- دشمن بالاحصار سے نکل گئے ہیں اور یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ ہماری فوج بلا جنگ وجدل کے شہر کابل میں داخل ہوجائیگی- اور یہہ بھی یقین ہی کہ خاص بالاحصار بذریعہ سرنگ اُڑایا جائیگا

شملہ ۱۱- اکتوبر- جنرل رابرٹس صاحب کی طرف سے ایک تارخبر ۱۰- اکتوبر کو پہونچی ہی جس سے معلوم ہوا ہی کہ افغانی فوج کے اُس حصّہ نے جو قندھار کی طرف سے آیا ہی ایک اُونچے ٹیلہ پر جو بالاحصار کے اُسطرف واقع ہی مورچہ بندی کر رکھی ہی- جنرل ماسی صاحب رسالوں کی ۸ کمپنی لیکر راستہ بامیان و کوہستان پر قبضہ کرنے کے لئے گئے ہیں- جنرل بیکر صاحب پلٹن یورپین گھاگرہ نمبر ۹۲ اور پلٹن یورپین نمبر ۷۲ کا ایک حصّہ اور پلٹن پانیر نمبر ۲۳ اور پلٹن گورکھہ نمبر ۵ کی ۲ کمپنی کو لیکر دشمنوں پر حملہ کرنیکا ارادہ رکھتے تھے +

جب جنرل ماسی صاحب علی آباد پر پہونچے تو معلوم ہوگیا کہ وے ۱۲ ضرب توپ چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں- آفتاب غروب ہونیکے وقت جنرل بیکر صاحب دشمن پر حملہ کرنیکے واسطے طیار ہوگئے تھے- ۸- اکتوبر کو صبح کیوقت جنرل میکفرسن سامان جنگ ورسد لیکر جنرل رابرٹس صاحب کے پاس پہونچ گئے- اور یہہ تجویز ہوگئی کہ ۹- اکتوبر کو علی الصباح پلٹن نمبر ۹۲ اور پلٹن گورکھہ اور چند اور دیسی پلٹن لیکر جنرل بیکر صاحب کی امداد کے واسطے جائیں +

فرقہ غلزئی کے بہت سے لوگ جو ۶- اکتوبر کو جمع ہوگئے تھے اب وے حملہ کے نتیجہ کے منتظر ہیں +

لنڈن ۱۰- اکتوبر- حکم ہوا ہی کہ فوج جو آیرلنڈ میں ہی وہ اور بڑھائی جاوے اور اب ایک رسالہ دو بٹالین انگلنڈ سے روانہ ہوچکی ہیں +

بینی حصار ۱۱- اکتوبر- شہر کابل سے دو میل کے فاصلہ پر بڑی سخت لڑائی ہوئی- جنرل بیکر صاحب کے برگیڈ نے ...۷ افغانی جنگی سپاہیوں پر جو بڑے مستحکم مورچہ بندی کئے ہوئے تھے حملہ کیا اور شکست فاش دی اور ۱۲ ضرب توپ جنرل صاحب موصوف کے قبضہ میں آئیں- ہماری فوج میں سے ۱۲ سپاہی قتل اور ۶۰ زخمی ہوئے اور ہماری فوج نے بڑی دلاوری دکھلائی یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ کل کے روز ایک بڑا جنگ ہوگا اور اُمید ہی کہ پرسوں تک کابل کے اندر سپاہ انگریزی داخل ہوجائیگی +

ڈاکٹر ڈنکن صاحب بہت زخمی ہوئے ہیں- اور کپتان نیگ صاحب متعلق رسالہ پنجاب نمبر ۵ بھی زخمی ہوئے- اور لفٹنٹ فرگسن صاحب متعلق پلٹن گھاگرہ نمبر ۷۲ کے خفیف سے زخم لگے ہیں +

باری کاب- ۱۱- اکتوبر- جنرل گاف صاحب پلٹن یورپین نمبر ۹ اور پہاڑی توپ خانہ کی باٹری ہزارہ کی ۴ توپیں و پلٹن گایڈز اور پلٹن پنجاب نمبر ۲۴ کا ایک حصّہ اور سفر مینا کی ایک کمپنی لیکر یہاں پہونچ گئے ہیں- رسالہ بنگال بھالہ بردار نمبر ۱۰ اور توپ خانہ کی برگیڈ نمبر ۳ کی باٹری- سی- اور پلٹن پنجاب نمبر ۲۴ کا دوسرا حصّہ اور رسالہ بنگال نمبر ۴ کی ایک کمپنی ڈھاکہ اور بساول کی طرف سے آرہی ہی- بساول میں آس پاس کے دیہات سے رسد وچارہ بکثرت جمع ہورہا ہی- اور وہاں کے باشندے یہہ چیزیں بخوشی نہیں دیتے مگر سپاہی غول کے غول جاکر یہہ سامان مہیا کرتے ہیں-

فوج میں تاحال صحت و تندرستی بخوبی ہی- اور گردونواح کے لوگ تابعدار ہیں +

کابل- براہ شترگردن ۱۲- اکتوبر- وہ افغانی فوج جو کل کے روز جنرل بیکر کے برگیڈ کے ساتھہ لڑتی رہی رات کیوقت فرار ہوگئی- چند رسالہ و باٹری اُنکے تعاقب میں گئے ہیں- ہماری فوج نے ۱۲ ضرب توپ و پہاڑی توپخانہ کی ۶ توپیں اپنے قبضہ میں کیں اور چند سپاہیوں کو قید کرلیا اور ہاتھی و شتر و گھوڑے ہمارے ہاتھہ آئے- اور جب ہماری فوج اپنے کیمپ میں آرہی تھی تو افغانی سپاہی شہر کابل کے حوالی میں نظر پڑتے تھے- اور ہمکو یہہ معلوم ہوگیا کہ کابل کے باشندوں نے اپنے آپ کو مکانات میں چھپالیا ہی کیونکہ وہانپر تھوڑے لوگ نظر آتے تھے- یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ اب کابل شہر کے پاس کوئی بڑی لڑائی نہیں ہوگی شاید کچھہ عرصہ بعد دیہات کیطرف جنگ ہو ہماری فوج نے کامل طور سے فتحیابی حاصل کرلی ہی- ہمارے سپاہیوں کے ہمراہ کوئی خیمہ نہیں ہی مگر ہر ایک کے پاس خوراک موجود ہی اور نہایت استقلال کے ساتھہ ہماری فوج لڑی +

جنرل رابرٹس صاحب نہایت تعریف کے مستحق ہیں کیونکہ اگرچہ بہت سی مشکلات حایل تھیں مگر توبھی اُنہوں نے انگریزی فوج کو کابل میں پہنچایا +

قندھار ۱۲- اکتوبر- کابل کی خبریں سُنکر یہاں کے بعض باشندے حیران ہیں وہ والنٹیر فوج قلات کی طرف سے آئی تھی پھر اپنے اپنے گھروں کو واپس جاتی ہی- جاسوسوں کا بیان ہی کہ فرقہ غلزئی میں سے ایکہزار آدمی حملہ کرنیکے واسطے آرہے ہیں چنانچہ اسحال کے دریافت کرنیکو چند رسالہ باہر گئے مگر اُنہوں نے

کسیکو نہیں دیکھا - گانوں کے لوگ جو قلات کے نزدیک رہتے ہیں چپ چاپ ہیں اور قندہار میں رسد و چارہ جمع ہو رہا ہی +

شملہ ۱۲ - اکتوبر - اُن خبروں سے جو سرکاری خبروں سے علیحدہ آتی ہیں معلوم ہوا کہ انگریزی فوج بالاحصار میں داخل ہوگئی مگر ابھی داخل ہونیکی مفصل کیفیت معلوم نہیں ہوئی +

شملہ ۱۲ - اکتوبر - ابھی یہہ خبر آئی ہی کہ کابل کے گرد و نواح میں کوئی دشمن نظر نہیں آتا اور لڑنیوالے بھاگ گئے ہیں - اور یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ جنرل رابرٹس صاحب ۱۰ - اکتوبر کو کابل شہر میں داخل ہو گئے ہیں +

علی بوغان ۱۲ - اکتوبر - جنرل گاف صاحب کی فوج کل باری کاب میں رسد و چارہ کے جمع ہونے کیواسطے مقیم ہوگئی ہی - اور چند سوار جلال آباد کیطرف راستہ کی حالت دریافت کرنے کیواسطے روانہ کئے گئے ہیں - آج صبح کو پلٹن گائڈ جلال آباد میں پہونچگئی ہی - اور پلٹن یورپین نمبر ۹ - اور پلٹن پنجاب نمبر ۲۴ کا ایک حصہ اور پہاڑی توپخانہ کی باڑی ہزارہ کی چار توپیں سفرمینا کی کمپنی نمبر ۶ - اور رسالہ بنگال بھالہ بردار نمبر ۱۰ کی ایک کمپنی مقام علی بوغان میں مقیم ہی اور یہہ سب کل کے روز جلال آباد میں داخل ہو جائینگے +

کل اور آج چند سوار جنرل رابرٹس صاحب کیطرف سے آئے ہیں جنکی زبانی معلوم ہوا کہ جنرل صاحب موصوف کابل شہر میں داخل ہو گئے ہیں - اس گرد و نواح کے لوگ خاموش ہیں اور رسد وغیرہ جمع ہو رہی ہی - اب یہہ شہرت پھیل گئی ہی کہ غلزیوں نے تمام راستوں و دروں کو بند کر دیا ہی سوائے امیر کے معزز ملازموں کے کوئی جانے نہیں پاتا +

شملہ ۱۳ - اکتوبر - جنرل رابرٹس صاحب کیطرف سے ایک تار خبر ۱۱ - اکتوبر کی آئی ہی جس سے معلوم ہوا کہ افغانی فوج نے کامل طور سے شکست پائی اور سب بھاگ گئے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ جو فرقہ غلزئی و کوہستان و لوغازئی بہت جلد ہمارے پر مقابلہ کیواسطے طیار ہوئے تھے سب اپنے گھروں کو لوٹ گئے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ جنرل موصوف ۱۱ - اکتوبر کو بالاحصار کے ملاحظہ کرنیکا ارادہ رکھتے تھے - اور پھر ۱۲ - اکتوبر کو وہاں فوج کے داخل کرنیکا خیال رکھتے ہیں - قزلباشی اور شہر کے معزز باشندے جنرل رابرٹس صاحب کی ملاقات کیواسطے آئے +

شملہ ۱۳ - اکتوبر - جنرل رابرٹس صاحب کیطرف سے ۱۲ - اکتوبر کی خبر آئی اُس سے معلوم ہوا کہ جنرل صاحب کا بیان ہی کہ آج میں اور امیر یعقوب خان ۱۲ بجے دوپہر کو بڑی شان و شوکت کے ساتھ شہر کابل میں داخل ہونگے اور اُسوقت کیمپ سے تا شہر دو رویہ انگریزی فوج صف بستہ کھڑی کیجائیگی - اور داخل ہوتے ہی شاہی سلامی بذریعہ توپ ادا ہوگی - اور شاہی جھنڈا انگلینڈ کابل کے کلاں دروازے پر کھڑا کیا جائیگا +

بالاحصار میں ایک یورپین پلٹن نمبر ۶۷ - اور پلٹن گورکھہ نمبر ۵ قیام کریگی +

قندہار ۱۳ - اکتوبر پلٹن یورپین نمبر ۵۹ کے چند سپاہی اور سفرمینا کا سید کوارٹرمنڈ احصار میں آج پہنچا - ڈاکوؤں نے انکے کیمپ پر حملہ کیا اور لوٹ لیا ضلع قلات کے لوگ خاموش ہیں +

قسطنطنیہ ۱۳ - اکتوبر - سلطان روم نے اپنی فوج میں سے ۹۰۰۰۰ سپاہی موقوف کر دیئے ہیں +

شملہ ۱۴ - اکتوبر - جنرل رابرٹس صاحب نے اپنے احکام میں دو سپاہیوں کی یعنے کلر سارجنٹ ہکٹو مکڈانلڈ گارڈن جو گھاگرہ پلٹن سے متعلق ہی اور شیر محمد خاں جمعدار جو پلٹن سکھہ نمبر ۳ سے متعلق ہی بڑی تعریف لکھی ہی کیونکہ اُنہوں نے فرقہ مہمند کے سامھنے بڑی دلاوری ظاہر کی تھی +

اعلان

ایک حویلی متصل شہر چبوترہ بعمارت پختہ معہ چاہ پختہ جس میں بڑے بڑے مکانات برائے رہایش زنانہ و مردانہ تیار ہیں اور شاگرد پیشہ کے رہنے کے مکان معہ بگھی خانہ و اصطبل وغیرہ جس میں ہر طرحکی آسایش موجود ہی اور دروازہ حویلی کا نہایت فراخ جس میں ہاتھی وغیرہ سب آسانی داخل ہو سکتے ہیں بکاؤ ہی جس صاحب کو خریداری منظور ہو لالہ راجمیداس صاحب خزانچی صدر لودیانہ سے بذریعہ خط و کتابت یا خود بات چیت کرے +

لودیانہ

آج کل شہر میں بیماری بخار کی کثرت نظر آتی ہی مگر مہلک نہیں ہی +

سامان جنگ افغانستان رات دن ریلیں کھینچکر جہلم کیطرف لئے جاتی ہیں +